اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

جلد ۱۹	مطابق ۱۹ ذوالحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء	نمبر ۱۲۷

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندانِ نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

کویت علاقہ عرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ایک نیا تبلیغی مشن قائم کیا جانے والا ہے جس کے لئے ایک مخلص نوجوان حاجی عبداللہ عرب صاحب جو قادیان میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ بطور مبلغ عنقریب روانہ ہونے والے ہیں۔

۲۰۔ اپریل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محلہ دارالفضل میں مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل کے مکان کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور دعا فرمائی۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا صاحبزادہ یحییٰ اصفی اللہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

وزیراعظم کشمیر سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وفد کی ملاقات

چوہدری ظہور احمد صاحب ۲۳۔ اپریل کو جموں سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:-

سید محسن شاہ۔ مولانا محمد یعقوب خان۔ مسٹر مجید ملک۔ مولانا میرک شاہ۔ اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی پر مشتمل آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک وفد آج کرنل کالون وزیراعظم ریاست جموں و کشمیر سے ملا۔ اور رسمی طور پر کئی ایک اہم امور پر ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ جن میں آرڈی ننسوں کی تنسیخ۔ اور سیاسی قیدیوں کی عام معافی کا اعلان بھی ہے۔ مسلمانوں کو تخفیف سے بچانے۔ اور ایسی کارروائی عمل میں لانے کے لئے جس سے شوپور۔ ہندواڑہ۔ بارہ مولا۔ کوٹلی اور راجوری کے افسران کے رویہ کی آزادانہ تحقیقات ہو سکے۔ خاص زور دیا گیا۔ مسٹر گلینسی کی دستوری سفارشات کے سلسلہ میں دو ایسے مسلم وزراء کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا۔ جن پر مسلمانوں کو کامل اعتماد ہو۔ نیز کونسل میں مسلمانوں کو کافی نمائندگی دیئے جانے پر خاص زور دیا گیا۔

کرنل کالون کا رویہ نہایت ہمدردانہ تھا۔ اور آپ نے یقین دلایا۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات پر پوری توجہ سے عملدرآمد کیا جائے گا۔

مسلمانانِ کشمیر کا ایک عظیم الشان جلسہ

مہاراجہ بہادر کا شکریہ

شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی رہائی کا مطالبہ

محمد امین صاحب ۲۳ر اپریل کو سری نگر سے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں:۔

جمعہ کے روز خانقاہ معلے میں میر واعظ مولانا احمد اللہ صاحب کی صدارت میں تیس ہزار مسلمانوں کا ایک عام جلسہ ہوا۔ پبلک نے مہاراجہ بہادر کا شکریہ ادا کیا۔ کہ آپ نے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ مسٹر گلینسی اور مسٹر اشائی کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ مسٹر اشائی نے جلسہ میں کمیشن کی رپورٹ پڑھ کر سُنانا چاہی۔ لیکن پبلک نے کہا۔ کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہمارے واحد نمائندہ ہیں۔ اور وُہی اس رپورٹ کو سنانے کے لئے موزون ترین آدمی ہیں۔ متفقہ طور پر قرار پایا۔ کہ شیخ صاحب کی رہائی سے فضا میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہوگی۔ اس لئے ان کو رہا کر دیا جائے۔ میر واعظ صاحب قریباً ایک گھنٹہ تک لوگوں کو خاموش کرانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر جلسہ کو ختم کرنا پڑا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد

مسلمانانِ مصر کا شکریہ

ہم اپنے مصری احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہزاروں میل سے اپنے کشمیری بھائیوں کی تکلیف کا احساس کر کے چندہ بھیجا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ بھی اپنے فرض کو محسوس کریں۔ چندہ دہندگان کے نام یہ ہیں۔ (۱) سید منیر افندی الحصنی ۵۔ شلنگ (۲) سید عبد الحمید افندی خورشید ۲ شلنگ (۳) سید عبید اللہ افندی احمد ۲ شلنگ (۴) شیخ محمود احمد عرفانی ۲ شلنگ (۵) سید احمد حلمی افندی ۱ شلنگ (۶) شیخ یوسف علی عرفانی ۲ شلنگ (۷) خانصاحب فقیر محمد خان افغان ۲۰ شلنگ (۸) متفرق اصحاب ۶ شلنگ (۹) مولوی ابوالعطا مبلغ حیفا ۱۰ شلنگ کل ۵۰ شلنگ

خاکسار شمس کاشمیری برائے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

در مسجد اقصیٰ قادیان ۲۰ر اپریل ۱۹۳۲ء

آج ہے فضلِ خدا سے کیا ہی تقریبِ عجیب   مسجدِ اقصےٰ میں ذاکر کرتے ہیں ذکرِ حبیب
یہ۔ وُہ گھر ہے۔ جس کا دروازہ کھلا ہے رات دن   خوفِ حاجب خطرۂ درباں۔ نہ نوّاب و نقیب
اِک نظر احباب کے مجمع پہ بھی اے ہم نشیں   ہیں بہم صوفی و زاہد۔ عالم و فاضل۔ ادیب
ہیں برابر اعلےٰ و ادنےٰ یہاں چھوٹے بڑے   کیا امام و مقتدی۔ کیا سامعیں اور کیا خطیب
عابدِ پرہیزگار و زاہدِ شب زندہ دار   جن کے ہے اخلاصِ قلبی پر گواہ ذاتِ حسیب
بے زر و زردار و محتاج و غنی ہشیار و مست   طفلِ ناداں۔ پیرِ دانشمند و بیمار و طبیب
جب یہاں پہونچے تمیز مرتبت جاتی رہی   ہیں اچیاں شہ سر نہد در پائے دہقانِ غریب
آج بھی دیکھو یہاں۔ بیٹھے ہیں اصحابِ[1] نبی   تھے یہ وُہ بیمار جن کے خود مسیحا تھے طبیب
دیکھ کر جوشِ بہارِ گلستانِ قادیاں   ہوتے ہوتے زرد آخر اُڑ گیا رنگِ رقیب
صحنِ مسجد میں ہجومِ عاشقاں ہے اس طرح   جس طرح صحنِ چمن میں ایک جا ہوں عندلیب
ہمتِ مرداں میں مضمر تھی جو امدادِ خدا   لیتے ہی نصرٌ من اللّٰہ۔ دیکھ لی۔ فتحٌ قریب
دیکھ کر محمودؔ کو بیٹھے ایازوں میں حسنؔ   ہوگئی تازہ۔ دلوں میں دفعتہً یادِ حبیب

انفاقِ بلبل و گل بار ہا خواہد شدن
صحبتِ ما و شما و سیرِ بستاں یا نصیب

حسن رہتاسی

[1] حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والے

ریاست جموں و کشمیر میں ایک ہمدرد انگریز افسر

مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس ریاست جموں و کشمیر کے متعلق ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ کہ وُہ ریاست میں نہایت قابلِ قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اب ہمیں ایک اور انگریز افسر مسٹر ایل ڈبلیو جارڈین کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وُہ بھی محنت اور تندہی سے معاملات کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔ انکا رویہ بھی مسلمانوں کے متعلق ہمدردانہ ہے۔ اور وُہ مسلمانوں کی جائز شکایات کو دور کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس کے لئے ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمارا یہ منشا نہیں۔ کہ مجرموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ حتی الوسع

اخبار احمدیہ

ایک تبلیغی سفر

ہمارا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز اگلے ماہ کی ۲۰۔ تاریخ کو لاہور سے سائیکلوں پر بعزمِ آگرہ بغرضِ تبلیغ و سیاحتِ مقاماتِ قابلِ دید روانہ ہوں جو نوجوان اصحاب اس سفر میں ہمارے ساتھ شریک ہونا چاہیں۔ وُہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں:۔

خاکساران محمد اکرم احمدی۔ محمد عبد اللہ۔ احمدی (سٹوڈنٹس گورنمنٹ کالج لاہور) معرفت چوہدری بشیر احمد خان صاحب بی۔ اے جنید ہاؤس لاہور

اطلاع برائے خریداران تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین

میگزین جلد ۳ نمبر ۱ احباب کے نام سابقہ پتوں پر بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو۔ تو وُہ اطلاع دیں۔ تبدیلیٔ پتہ کی اطلاع فوراً دی جانی چاہئے اور خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا جائے۔ جن دوستوں نے ابھی تک دوسری جلد کی قیمت ادا نہیں کی۔ وُہ جلد بھیج دیں۔ ورنہ انکے نام سالانہ بند کرنا پڑے گا۔ خاکسار منیجر۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کا بچہ محمد اکرم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اللہ داد۔ تمار اگڑھ۔

(۲) ہندوؤں کی شرارت سے میں محکمانہ تکلیف کا شکار ہو رہا ہوں۔ احباب دُعا کریں۔ خاکسار حاجی عبد الکریم کراچی

(۳) عاجز کو صیغہ ملازمت میں چند مشکلات درپیش ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مرزا اکرم الدین ترنتارن۔

(۴) میرا لڑکا کئی روز سے بیمار ہے۔ نیز برادرم محمد علی نثار کا لڑکا بھی بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ احمد الدین انبالہ شہر۔ (۵) خاکسار کے کئی لڑکے اور لڑکیاں چھوٹی عمر میں فوت ہو کر داغِ مفارقت دے چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچوں کی والدہ اور خاکسار کا ہر وقت دل پریشان رہتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالےٰ نے ایک بچی جس کا نام حضور نے رشیدہ رکھا۔ عطا کی۔ جو نو ماہ کی ہے۔ چار پانچ روز سے بعارضہ اسہال بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اس کی صحت کاملہ اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۲۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

مسلمانان علاقہ میرپور کی ہجرت کے اصل اسباب

پولیس اور فوج کے انتہائی مظالم نے مسلمانوں کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اشاعت ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء کے پہلے صفحہ پر ایک خبر بعنوان "پناہ گزینان جہلم کی میرپور سے منظم ہجرت" میری نظر سے گزری۔ جس کو پڑھ کر مجھے افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ سچائی سے دور اور محض ایک خیالی ڈھکوسلا ہے۔ جسے سول ملٹری گزٹ کے رپورٹر نے کسی خاص غرض وغایت کے ماتحت دنیائے صحافت کے سامنے پیش کیا ہے۔ چونکہ میں حقیقت سے آگاہ ہوں۔ میں اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ کہ علاقہ میرپور کے لوگوں کی ہجرت کے اصل اسباب کا کسی قدر انکشاف کروں۔ تا پبلک اس غلطی سے بچے۔ جو خود ساختہ خیالی خبروں کی اشاعت سے پیدا ہو سکتی ہے۔

مجھے جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ان مظلومین کو امداد بہم پہنچانے۔ اور ان کی ہجرت کے اسباب کی تحقیق اور ان کا تدارک کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اور چونکہ میں جاتلاں اور جہلم سے اس وقت تک واپس نہ ہوا۔ جب تک کہ ان مہاجرین کے لئے اطمینان بخش صورت پیدا کر کے ان کو اپنے وطنوں کی طرف باامن واپس نہیں لوٹا دیا۔ اس لئے مجھ سے اور میرے رفقائے کار سے جو میرے ساتھ اصل موقعہ پر کام کرتے رہے ہیں۔ بڑھ کر اور کوئی دوسرا شخص بیرون ریاست میں سے اس ہجرت کے اصلی اسباب کا واقف نہیں۔ اور میں جب وہاں سے لوٹا۔ تو اپنے ساتھ ایسے معلومات لایا۔ کہ جن کو بالتفصیل شائع کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ ان کی اشاعت سوائے اس کے کہ عالم اسلامی کے لئے باعث ہیجان و اضطراب اور میدان سیاست میں مزید الجھنیں پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اور کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

باقی رہی یہ غرض۔ کہ ارکان حکومت کی توجہ اصلاح حال کی طرف مبذول ہو۔ سو میں واپسی پر جموں میں یہ فرض ادا کر چکا ہوں۔ اور مجھے یہ اطمینان ہے۔ کہ مسٹر کالون جیسے بیدار مغز وزیر اعظم اور برطانوی ذمہ دار حکام میرپور کی ہجرت کے اسباب۔ اور ان سے پیدا شدہ درد انگیز واقعات کو نظر اہتمام سے دیکھ رہے ہیں۔ اس لئے بغیر ظلم و ستم کی کہانیاں بیان کرنے کے پبلک کی آگاہی کے لئے ذیل میں صرف اس قدر وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جس سے غلط خبروں کا ازالہ ہو سکے۔

ریاست کے بعض ہندو حکام کی عاقبت نااندیشی

فروری کے وسط میں مختلف اخباروں میں میری طرف سے میرپور کے سابقہ فسادات کے متعلق ایک مفصل بیان شائع ہوا تھا۔ جس میں میں نے بتلایا تھا۔ کہ ریاست کے بعض عاقبت نااندیش ہندو حکام نے مسلمانان کشمیر و جموں کی سیاسی جد و جہد کو فرقہ وارانہ رنگ چڑھانے کے لئے پرامن رعایا کے درمیان ایک مستقل مخفی سکیم کے ماتحت فسادات کی بنیاد ڈالی اور پھر وہ اپنی غریب رعایا کے مختلف طبقات کو ایک دوسرے سے مخلوط کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہوئے بڑے اطمینان سے ایک طرف ہو گئے۔ یہ خلاصہ تھا میرے اس بیان کا۔ اور اس آخری سفر میں مجھے اس ریاستی منصوبہ بازی کے عملی پہلوؤں کے تفصیلی حالات معلوم کر کے اپنے سابقہ بیان کے متعلق اور زیادہ یقین اور وثوق ہو گیا ہے۔ اب تو ہر وہ شخص جس کو حالات سے واسطہ پڑا ہے۔ کھلم کھلا اس کا اقرار کرتا ہے۔

علاقہ میرپور کے حالات

میرپور کے حالات یہ ہیں۔ برطانیہ کے سول اور ملٹری افسر میرپور کے میدان میں امن قائم کرنے کی غرض سے جب داخل ہوئے۔ تو ان نو واردان ریاست کی آمد سے جہاں فضا میں ایک گونہ سکون اور امن پیدا ہونا شروع ہوا۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس فضا کو مکدر کرنے کے لئے ریاستی ڈوگرہ حکام کی روح انتقام کے ماتحت بھی کچھ اسباب اپنا کام کرنے لگے۔ اور پیشتر اس کے کہ راجہ ہری کشن کول صاحب سابق وزیر اعظم ریاست سے رخصت ہوں۔ وہ اپنے ڈھب کے کارکن میرپور وغیرہ میں بھیج گئے۔

پھر اسی پر انہوں نے بس نہیں کی۔ بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے ایک نیم سرکاری چٹھی کے ذریعہ سے اور پھر خود جا کر زبانی انہوں نے مسٹر سالسبری کو اپنے نقطۂ خیال کے اثر کے نیچے لانے کی کوشش کی۔ اور چودھری رام چند صاحب جیسے بدنام افسر کو ان کے سامنے نہایت ہی قابل اعتماد ظاہر کیا۔

متذکرہ بالا امور اگرچہ ابتدائی اسباب ہیں۔ مگر اپنے نتائج کے رو سے نہایت کاری ثابت ہوئے۔ ان کی وجہ سے میرپور کے ریاستی حکام کی منتقمانہ روح کو اپنا کام کرنے کا سنہری موقعہ مل گیا۔ دو عملی حکومت خواہ کتنی ہی محفوظ صورت میں کیوں نہ ہو۔ اپنے برے نتائج سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتی۔

ہندوؤں کی اشتعال انگیزیاں اور فساد کے لئے تیاری

برطانوی سویلین اور ملٹری افسر چونکہ ایسے مقام پر لگائے گئے تھے جہاں کی فضا فرقہ وارانہ روح کے انتقامی جذبات سے خطرناک طور پر مکدر اور مسموم تھی ایسے حالات میں بالطبع جس فریق کو بھی قوت اور غلبہ حاصل ہوتا۔ ضرور تھا۔ کہ وہ اپنے انتقامی مظاہر میں حد اعتدال سے متجاوز ہو جاتا۔ چنانچہ وہ ہندو جن کو شرارت۔ اور فساد پر پہلے سے آمادہ کیا جا رہا تھا۔ اور جو کبھی کسی مسجد میں (جیسے برھنگ میں ہوا) جھٹکے کی مرغی پھینکوا کر اور کبھی کسی مسجد میں (جیسے سموال میں ہوا) پاخانہ ڈلوا کر۔ اور کبھی بے گناہ مسلمانوں کو جیسے (سکھ چین پور اور سموال میں ہوا) بغیر سابقہ طیش دینے دلانے کے گولیوں کا نشانہ بنا کر ملک میں آگ لگانا چاہتے تھے یہ معلوم کر کے کہ فسادات کی آگ بہر صورت بھڑکانا بعض حکام کو مطلوب ہے۔ انہوں نے اپنے مال و متاع کو یا تو اپنے ہمسایوں کے پاس امانت رکھوا دیا۔ یا ریاست کی حدود سے باہر محفوظ جگہوں میں پہنچانے کا ایک عرصہ پہلے سے انتظام کر لیا۔ تاکہ آسانی سے فساد کی آگ بھڑکا سکیں۔ میں نے جاتلاں میں مسلمان زمینداروں کے پاس بہت سی ایسی رسیدیں دیکھی ہیں۔ جن سے ان امانتوں کے رکھوائے جانے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور جن کی تاریخوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ فسادات کے رونما ہونے سے ایک ہفتہ پہلے پوری احتیاط کے ساتھ تیاری کی جا رہی تھی۔ ایک طرف تو یہ ہو رہا تھا۔ اور دوسری طرف مسلمان بے خبری کے عالم میں تھے۔ کہ کل انہیں کیا پیش آنے والا ہے۔

ہندوؤں کے بیانات

متذکرہ بالا امر کی تصدیق بعض ہندوؤں کے بیانات سے بھی ہوتی ہے۔ جنہوں نے پولیس میں اپنے مال مسروقہ کے متعلق رپورٹ کے وقت گلاس۔ گڑوی۔ چوکی وغیرہ جیسی معمولی اشیا لکھوائیں۔ اور جب دریافت کرنے پر کہ یہ تو معمولی معمولی چیزیں ہیں۔ بڑا سامان تباہ نہ لگایا جا سکے۔ اس کا جواب انہوں نے اپنے بیانات میں یہ لکھایا۔ کہ سامان فلاں شخص کے پاس امانت رکھوایا ہوا ہے۔ اگر اس نے تو پھر دیکھا جائے گا۔ اس قسم کے جوابات پولیس کی ضمنیوں میں لکھے موجود ہیں۔ اور مجھے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ آزاد کمیشن بیٹھنے تک بیانات کے تلف کرنے کی کوئی تدبیر اختیار نہیں کی جائے گی۔ ان بیانات سے بھی امانتوں کی ان رسیدوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جو میں نے میں دیکھیں۔ اور ان کی نقلیں محفوظ کر لیں۔ باایں ہمہ ان ہی امانت

...ڈاکہ اور چوری کے الزام میں گرفتار کرایا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر ...داری اور بد دیانتی اور کیا ہو سکتی ہے؟

مسلمانوں کی گرفتاریاں

ریاستی پولیس نے اس قسم کی ہر شکایت پر کہ میری بھینس چرائی گئی ہے۔ ریشمی کپڑے اور سونے کے کنگن اٹھائے گئے بغیر اس امر کی تصدیق کرنے کے کہ آیا ان چیزوں کے دعویدار فسادات کے رونما ہونے سے پہلے فی الواقعہ مالک بھی تھے۔ یا نہیں۔ اور یہ چیزیں ان کے پاس کبھی موجود بھی تھیں یا نہیں محض ان کے کہنے پر مسلمانوں کو گرفتار کرنا اور ریاست کے تنگ و تاریک قید خانوں میں ٹھونسنا شروع کر دیا۔ جہاں وہ ...ماہ سے پڑے سڑ رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ جو ان کی آواز سنے۔ یا ...دار کر ان کو ضمانتوں پر رہا کر کے ان کو اپنے ڈیفنس کی صورت بہم پہنچانے کا موقعہ دے۔ بیشک پولیس کا یہ قانونی فرض ہے۔ کہ ہر رپورٹ درج رجسٹر کرلے مگر ساتھ ہی اس کا یہ بھی تو فرض ہے کہ وہ عقل سے کام لے کسی رپورٹ کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق باضابطہ کارروائی کرنے سے پہلے پوری تسلی کر لے۔ اور یہ ضرورت ایسے حالات میں اور بھی زیادہ محسوس ہونی چاہئے۔ جبکہ فرقہ وارانہ رنگ کے انتقامی جذبات بھڑکے ہوئے ہوں۔ کیونکہ اس قسم کی مکدر فضا میں نہ صرف احتمال ہی ہے۔ بلکہ یقینی ہوتا ہے۔ کہ جھوٹی رپورٹیں ہوں۔ مگر ریاستی حکام کی ہندوانہ ذہنیت کا عجیب تماشا ہے۔ کہ بجائے نوے فیصدی رپورٹوں کو سچا سمجھ کر ...لزمین کے خلاف کارروائی شروع کر دی جاتی ہے جس سے ہر ہندو کو آسانی سے انتقام لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

قرضوں کی وصولی کا عجیب موقعہ

بلکہ ہندو ساہوکاروں کو بصورت اپنے قرضوں کی وصولی کی ایک عمدہ راہ بھی مل جاتی ہے۔ اور وہ اپنے قرضخواہوں کو چوری اور ڈاکہ کے الزام ...گرفتار کرکے پولیس کی خاطر مدارات کرتے ہوئے گھروں میں بے حجابانہ داخل ہو جاتے ہیں۔ اور جو نقد روپیہ یا زیور ملتا ہے۔ اس پر قبضہ کرکے قید کی دھمکی دے کر اپنی بہیوں پر باقی کی ادائیگی کے لئے ان کے انگوٹھے ثبت کراتے ہیں۔ اکیس عورتوں کے بیانات ہماری موجودگی میں مسٹر سالسبری اور مسٹر السیو نے اپنے ہاتھ سے لکھے۔ اور مجھے نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ ملٹری اور پولیس کے حملے کے ساتھ ساتھ گھروں میں گھسنے والے دیوا کھتری۔ بالمکند کھتری۔ دیوراج پروہت کانشی رام دکرپال کھتری جگیت اور مالک وغیرہ ساہوکار بھی تھے۔ جو مسلمانوں پر جبر واکراہ کرتے۔ اور وہ ایسے وقت میں ان کے گھروں میں داخل ہوتے۔ جبکہ گھروں میں صرف عورتیں ہوتیں اور مرد باہر کھیتوں اور جنگلوں میں کام کاج کر رہے ہوتے۔

چوہدری رام چند کی قیادت

غرض ریاستی پولیس کے ملازمین کی نالائقی اور شرارت کا بین ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا۔ کہ وہ چوہدری رام چند کی قیادت میں کام کر رہے تھے۔ اور یہ وہی چوہدری صاحب ہیں جن کے طفیل جموں میں فسادات ہوئے۔ اور جن کے متعلق سنا جاتا ہے۔ کہ جسٹس دلال جیسے بیدار مغز جج نے کسی تحقیق کے اثنا میں یہ ریمارک کیا تھا۔ کہ ایسا نالائق انسان تحصیلدار کے ... پولیس کا ذمہ دار افسر بنا دیا گیا ہے۔ تعجب ہے۔ ایسے شخص کو دوبارہ مشق ستم کا موقعہ دیا گیا۔ اور وہ بھی کہاں؟ میرپور جیسے مسموم اور مکدر علاقہ میں۔

ڈیڑھ ماہ کی مہلت

اس کے ساتھ ایک یہ غلطی کی گئی۔ کہ فسادات کے بعد لوگوں کو ڈیڑھ ماہ کی مہلت یہ کہکر دی تھی۔ کہ اگر وہ اس اثنا میں مسروقہ مال خود بخود لاکر پولیس کے حوالے کر دیں گے۔ تو ان کو معاف کر دیا جائے گا۔ اس مہلت کا دیا جانا یقیناً سول برٹش افسر کی نیک دلی پر دلالت کرتا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے اس نیک سلوک سے فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ مہلت میں جس کسی کے گھر میں کوئی مسروقہ اسباب مال تھا۔ وہ دریا برد ہو کر ہر قسم کی تفتیش کا راستہ بالطبع مسدود اور نشانِ شہادت ملیامیٹ ہو گیا۔

فوج اور پولیس کا متحدہ حملہ

اس کے بعد ملٹری اور پولیس کے متحدہ حملے کا حکم دیا گیا۔ سپاہی گھروں میں بلا تمیز اندر جا گھسے۔ مہذب دنیا میں تفتیش اور تحقیق کا یہ ایک نیا طریق حیز وجود میں لایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکام کے سامنے تفتیش کے لئے مفروضہ مال مسروقہ کی پہلے ایک فہرست تھی۔ اب نہ صرف منہوبہ مال غنیمت کی ایک دوسری فہرست ان کی تفتیش کے لئے ان کے سامنے آجاتی ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی پولیس کے ابلیسانہ تفتیش افحش ترین طریقوں کی نئی فہرست بھی کھل جاتی ہے اس قسم کے متعدد واقعات تو شائع ہو چکے۔ کہ وحشی ڈوگرہ فوجی سپاہیوں اور پولیس والوں نے عورتوں کے ساتھ بدکاری کی۔ مگر خباثت کی اس انتہا کے متعلق نہ سنا ہوگا۔ کہ مال مسروقہ کا کھوج لگانے کے لئے ماں بیٹے کو بالکل ننگا کرکے آمنے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کے لئے مجبور کیا گیا۔ پھر دو اور آدمیوں کو اسی جگہ کھڑا کیا گیا اور کہا گیا۔ بتاؤ مال مسروقہ کہاں ہے۔ اس قسم کے ابلیسانہ افحش طریقہ ہائے تفتیش آپ نے یقیناً کبھی نہ سنے ہونگے۔ لیکن پولیس اور ملٹری حملہ کے نتیجہ میں علاقہ میرپور کی زمیندار عورتوں اور مردوں سے جن کے پسینے کی کمائی اور محنت مزدوری سے ریاست کا قصر ستم کھڑا ہے۔ یہ سب کچھ سن لیں۔

ستم رسیدہ عورتوں کے بیانات

ہماری موجودگی میں اکیس مظلوم عورتوں نے روتے ہوئے اور کانپتے ہوئے حیا سوز اور روح فرسا بیانات لکھوائے۔ اور ان کے علاوہ پندرہ عورتوں کے بیانات میرے سامنے قلمبند کئے گئے۔ جن کی نقلیں معہ ان کے نشانہائے انگوٹھہ کے میرے پاس موجود ہیں۔ پولیس کے یہ افحش ترین طریقے تھے۔ جنہوں نے آناً فاناً سارے علاقہ میں قیامت خیز دہشت اور گھبراہٹ کی اسرا افیلی کرنا پھونک کر تمام لوگوں کو خوفزدہ اور ہراساں کر دیا۔ اور بلا مبالغہ چار ہزار نفوس اپنے گھر بار چھوڑ کر سراسیمہ اور دیوانہ وار جہلم میں پناہ گزیں ہو گئے۔

انسانی سیاہ کاری کی بھیانک تصویر

میرے اس بیان میں ذرا بھر بھی مبالغہ نہیں۔ اور یہ بات صداقت سے بالکل دور ہے۔ کہ یہ لوگ ہجرت کرتے وقت اپنے پیچھے خبر گیر چھوڑ کر بڑے اطمینان سے گھروں سے نکلے تھے۔ ممکن ہے۔ بعض نے ایسا کیا ہو۔ مگر اکثر ایسے تھے۔ جو مذکورہ بالا ابلیسانہ افحش کارروائیوں سے گھبرا کر سراسیمہ وار نکلے۔ اور ایک آنکھ کی جھپک میں گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے۔ جہاں تلاش کرنے سے بھی کوئی متنفس نہیں ملتا تھا۔ نیری کا گاؤں بھی انہیں دیہات میں سے ایک ہے۔ جہاں پولیس نے فحش کاری کا ارتکاب کیا۔ برطانوی حکام جب وہاں تحقیق کے لئے گئے۔ تو اسے اجاڑ پایا۔ اس میں ایک بھی انسان موجود نہ تھا۔ مویشی تھے۔ جو حیرت سے سر اٹھائے دائیں بائیں منہ کرکے بائیں بائیں کر رہے۔ اور انسان کی سیاہ کاری اور اس کے ظلم کی داستان کی بھیانک تصویر کھینچ رہے تھے۔ میں تفصیلی واقعات بیان کرنے سے عمداً احتراز کرتا ہوں۔ صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے رپورٹر کی خیالی رپورٹ حقیقت سے اتنی دور ہے۔ جتنے کہ یہ افحش ترین مظالم انسانی ننگ و ناموس اور جذبۂ شرافت سے اس قسم کی غلط اور سراسر خیالی توجیہات واقعات پہ پردہ نہیں ڈال سکتیں۔ اگر مجھے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی شریفانہ نیتوں۔ تعمیری۔ اور پُر امن جدوجہد کا علم اور اس کے صدر کے مقدس احکام کا احترام نہ ہوتا۔ تو واقعات اس طرح شائع کرتا۔ کہ خود ظلم بھی مہاراجہ صاحب کے دربار میں روتا ہوا حاضر ہو کر کہتا۔ اے والیٔ ریاست مجھے تیرے نالائق حکام نے بالکل ننگ دھڑنگ کر دیا ہے۔ ایسا ننگا۔ کہ خود مجھے بھی اپنے اس ننگ سے نفرت و عار ہے۔ اے مہاراجہ بہادر آپ بھی اپنی غریب اور بے کس رعایا کے لئے کچھ آنسو بہائیں۔ تا ان مظالم کی کچھ تلافی ہو۔ جو تیرے حکام کے طفیل ظاہر ہوئے۔

غرض غریب اور بے کس رعایا کی بیخ کنی کرنے کے لئے بدقماش لوگوں کو متعین کرکے برٹش حکام کی پوزیشن کو بھی جو فی الواقعہ علاقہ میں نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں۔ نازک بنا دیا گیا ہے۔ تا ڈوگرہ حکام کے ساتھ وہ بھی بدنام ہوں۔ اور سارا بار رعایا کی مفروضہ سرکشی پر بآسانی ڈالا جا سکے۔ حالانکہ یہی وہ سرکش رعایا ہے۔ جس کے آنسو پونچھنے کا جب صرف وعدہ دیا گیا۔ تو وہ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ مسٹر سالسبری نے نہ صرف یہ کہ بذاتِ خود تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔ بلکہ ملزمین کو ضمانتوں پر چھوڑنے اور بیرونی وکلاء کے راستہ سے روکاوٹیں دور کرنے۔ نیز مسٹر السیو کے ذریعہ جن کی شرافت اور دانشمندی کا سارا علاقہ مداح ہے۔ شکایات کا تدارک کرنے۔ اور زیر الزام پولیس حکام کے برخلاف نوٹس لینے اور ان سے مجرمین کو سزا دلانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس وعدہ کے مطابق عملی کارروائی شروع بھی کر دی۔ تب مہاجرین کے رگ و ریشہ میں اطمینان کی روح پیدا ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ ہمیں کیا سبق دیتی ہے؟

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
گلے کی خرابی اور بعض دیگر تکالیف کے باعث میں زیادہ دیر بول نہیں سکتا۔ اور اسی طرح اونچی آواز سے بھی نہیں بول سکتا۔ لیکن

عید کا خطبہ

چونکہ عبادت کا ایک جزو ہے۔ اس وقت بولنا بھی ضروری ہے، اس لئے میں اختصار کے ساتھ دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے اندر

بڑی حکمتیں پوشیدہ

ہوتی ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص اس بات پر مجھ سے گفتگو کر رہا تھا۔ کہ

داڑھی رکھنا

ضروری ہے۔ یا نہیں۔ مختلف دلائل سننے کے بعد اس نے کہا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ روحانیت کی بنیاد چند بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ بظاہر یہ نہایت ہی

دہوکہ دینے والا فقرہ

تھا۔ ہم اس وقت علیحدہ گفتگو کر رہے تھے ممکن ہے۔ اگر مجلس میں یہ کہا جاتا۔ تو بعض کو اس سے ٹھوکر بھی لگتی۔ میں نے اس وقت اسی رنگ میں ایک ہی فقرہ میں اسے جواب دیا۔ میں نے کہا۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ

روحانیت کی بنیاد

چند بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے پر نہیں۔ لیکن روحانیت کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر ضرور ہے۔ جس سے میرا مطلب یہ تھا۔ کہ داڑھی کا تعلق براہ راست روحانیت سے بے شک نہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا تعلق براہ راست روحانیت سے ہے اور جب آپ کا ارشاد ہے۔ کہ داڑھی رکھو۔ تو گو داڑھی اپنی ذات میں روحانیت کا موجب نہ ہو لیکن جب آپ کا حکم توڑا جائیگا۔ تو یقیناً ایسا انسان

روحانیت سے محروم

ہو جائیگا۔ اگر اس اعتراض کا میں تفصیلاً جواب دوں۔ تو معلوم ہو گا کہ یہ نہایت ہی بودا ہے۔ لیکن میں نے صرف یہاں اسے بطور مثال پیش کیا ہے۔ کہ

بعض چھوٹی باتیں

بڑے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ نمازوں میں

صفوں کی درستی

بظاہر معمولی بات ہے۔ اور یہ کوئی اہم بات نظر نہیں آتی۔ کہ ایک آدمی کچھ آگے کھڑا ہو جائے۔ یا کچھ پیچھے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ صفوں کو درست کرو۔ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ بات کتنی معمولی تھی۔ لیکن

نتیجہ کیسا عظیم الشان

نکلا:

مجھے اس کے متعلق ایک واقعہ یاد آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کچھ لوگوں میں

روزوں کے متعلق بحث

ہو رہی تھی۔ کہ کس وقت روزہ رکھنا۔ اور کس وقت افطار کرنا چاہیئے ایک شخص کا خیال تھا کہ جب ایک شخص خدا تعالےٰ کے لئے سارا دن بھوکا رہتا ہے۔ تو اگر اس نے پو پھٹنے کے بعد کھانا کھا لیا بلکہ اگر رویت آفتاب کے بعد بھی چند گھونٹ پانی لیا۔ یا کچھ کھانا کھا لیا تو اس میں کونسا حرج ہے۔ یہ کہنے والے کسی زمانہ میں جولاہوں کا کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے خواب دیکھا۔ کہ تانی کو خشک کرنے کے لئے ایک کیلے کے ساتھ باندھا۔ اور دوسری طرف دوسرے کیلے سے باندھنے گیا۔ لیکن تانی کیلے سے

دو انگل کے قریب

کم رہ گئی یعنی کیلا کچھ دور تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے ہزار کوشش کی۔ کہ کسی طرح تانی کیلے تک پہنچ جائے۔ مگر سب بے سود آخر گھبرا کر میں نے رشتہ داروں کو آواز دی۔ کہ دوڑ کر آؤ۔ دو انگل کی وجہ سے میری تانی خراب ہو جائے گی۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔ اور سمجھ آگئی۔ کہ چند منٹ آگے پیچھے روزہ رکھنے یا افطار کرنے کے متعلق میں جو کچھ بیان کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس کے متعلق آگاہ کیا ہے۔ تو بعض باتیں بظاہر چھوٹی ہوتی ہیں لیکن

بلحاظ نتائج نہایت اہم

ہوتی ہیں۔ انہی باتوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوقات کے لحاظ سے

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق

کیا ہے۔ وہ دیر سے پڑھائی جاتی ہے۔ اور یہ جلدی۔ کیونکہ اس کے متعلق حکم ہے۔ کہ نماز کے بعد قربانی کی جائے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا دستور یہ تھا۔ کہ آپ قربانی کے گوشت سے ہی کھانا شروع فرماتے اس دن روزہ تو نہیں ہوتا تھا۔ لیکن

نیم روزہ

ضرور ہو جاتا تھا۔ آپ صبح کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور پھر قربانی کے گوشت سے افطار کرتے۔ تو

عید الاضحیٰ کی نماز

جلد ادا کی جاتی لیکن میں دیکھتا ہوں۔ ہماری جماعت میں اس حکم کے متعلق بہت کم توجہ ہے۔ کمزوروں کا لحاظ کرنے کی وجہ سے گویا یہ ایک قاعدہ بن گیا ہے۔ کہ عید کی نماز ایسے وقت پر ہو۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق نہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ باتیں معمولی ہیں۔ اور جماعت کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے امور میں ڈھیل دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کا بھی ایک وقت اور ایک حد ہونی چاہیئے۔ ہماری جماعت کی عمر ۴۲ سال ہو گئی ہے۔ اور متواتر بلاناغہ یہ ڈھیل چلی آتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ اس وقت تک یہاں ایک نماز بھی اس وقت پر نہیں ہوئی ہوگی جو احادیث میں آتا ہے۔ آج ساڑھے آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا۔ مگر ۹ بجے نماز پڑھائی گئی۔ اور اب کہ میں خطبہ پڑھا رہا ہوں بلکہ خطبہ کا بھی ایک حصہ بیان کر چکا ہوں۔ نہ صرف عورتیں بلکہ مرد بھی نماز پڑھنے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ اس اندازہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۰ بجے وقت ہوا۔ اور دس بجے سورج وسط کے قریب قریب پہنچ جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب

سورج نیزہ بھر

اونچا ہوتا۔ تو عید الاضحٰے کی نماز ادا کی جاتی۔ اور اس لحاظ سے اگر سوا چھ بجے سورج کا طلوع ہو۔ تو نماز سات بجے تک ہو جانی چاہیئے لیکن پرانی عادت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے نو بجے پڑھی۔ اور اب بھی بعض لوگ عید پڑھنے کی خواہش سے برابر چلے آ رہے ہیں میں سمجھتا ہوں۔ اب ضروری ہے۔ کہ یک لخت تو نہیں مگر تھوڑا تھوڑا کم کرتے ہوئے ہمیں نماز کو

ٹھیک وقت پر

لانا چاہیئے۔ عید کے ایام آپس میں ملنے جلنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اگر عید کے دن صبح کی تیاری لمبی ہو جائے۔ اور پھر نماز اور خطبہ ہو۔ تو آدھا دن تو اسی میں خرچ ہو جائے گا۔ اور باقی وقت قربانی کرنے اور کھانے پینے میں لگ جائے گا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ ہے۔ کہ

عید کے دن

باہمی تعلقات بڑھائے جائیں ؛۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ عید درحقیقت اس بات کا نشان ہے۔ کہ ہمیں اپنی قربانیاں کسی مقصد کو مدنظر رکھ کر کرنی چاہئیں۔ اور پھر جب کوئی خاص مقصد سامنے ہو۔ تو کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا چاہیئے۔ دوسری چیزوں کی طرح اسلام نے

قربانی میں بھی اصلاح

کی ہے۔ باقی مذاہب کی بعض قربانیاں بظاہر بہت خوبصورت نظر آئیں گی۔ لیکن وہ درحقیقت بالکل لغو اور بے فائدہ ہونگی عبادت کے متعلق بعض قوموں میں ایسی قربانیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کا کوئی فائدہ نہیں۔ مثلاً بعض لوگ الٹے لٹکے رہتے ہیں۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ وہ گیارہ سال سے مسلسل

چھت سے ٹانگیں باندھ کر

لٹکا ہوا ہے۔ رات کے وقت وہ ہاتھ زمین پر ٹیک لیتا تھا۔ اور یہی اس کا سونا تھا۔ میں نے خود تو نہیں دیکھا۔ لیکن کہتے تھے۔ وہ اسی طرح آٹا کو [illegible] گوندھنے کی تیاری کر رہا تھا۔ لوگ دور دور سے اس کی زیارت کو آتے تھے۔ اور وہ بہت بزرگ سمجھا جاتا تھا۔ بظاہر تو یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس کا فائدہ کیا۔ اسی طرح بعض لوگ

سورج کی طرف دیکھنا

شروع کرتے ہیں۔ اور برابر دیکھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ غائب ہو جائے۔ پھر بعض سردیوں کے موسم میں

سرد پانی میں

کھڑے رہتے ہیں۔ اور بعض گرمیوں میں ارد گرد آگ جلا کر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ

کرتب اور تماشا

تو بے شک ہے لیکن دنیا کو یا ایسی مشقت اٹھانے والے کی ذات کو اس سے کیا فائدہ ہوا۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے۔ کہ

قربانی وہ ہے۔

جس کا نفع تمہاری ذات کو یا دنیا کو پہونچے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ قربانی وہ ہے۔ جس سے خدا کو نفع پہونچے۔ اور اسی خیال کے ماتحت لوگ ایسی ایسی تکالیف اٹھاتے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ اس طرح خدا کو مزا آتا ہے۔ وہ خدا کے متعلق بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ایک امیر زادہ کا قصہ سنایا کرتے تھے کہ باپ کے مرنے کے بعد جب اسے تین لاکھ روپیہ ملا۔ تو وہ دوستوں میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگا۔ کہ اسے کس طرح خرچ کیا جائے۔ وہ بازار میں گیا۔ اور بزاز کو کپڑا پھاڑتے دیکھا۔ اس کے کان میں چرچر کی آواز جو آئی۔ تو اُسے بہت بھلی معلوم ہوئی۔ اور اس نے دوستوں سے آکر کہا۔ مجھے روپیہ خرچ کرنے کا بہت اچھا مصرف معلوم ہو گیا ہے۔ اور نوکروں کو حکم دے دیا۔ کہ

کپڑوں کے تھان

لا لا کر انہیں پھاڑتے رہو اور اس طرح ایک دن میں وہ چار پانچ سو کا کپڑا دھجیاں کر کر کے ضائع کر دیتا۔ ایسی تکالیف اٹھانے والوں نے خدا تعالےٰ کو بھی اس امیر زادہ کی طرح سمجھ رکھا تھا۔ کہ انسان اگر اپنی دھجیاں اڑائے۔ تو اُسے مزا آتا ہے۔ لیکن اسلام نے آکر بتایا۔ کہ

قربانی بندہ کے اپنے نفع کے لئے ہے

فنا دراصل بقاء کی کڑیوں میں سے ایک کڑی ہے۔ تم اس لئے فنا نہیں ہوتے۔ کہ خدا کو مزا آئے۔ بلکہ اس لئے کہ خود تمہارے اندر ایک نئی چیز پیدا ہو۔ اور اگر یہ نہیں ہوتی۔ تو تم اپنے آپ کو ضائع کر رہے ہو بلکہ خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہو۔ اسے تمہیں ترقی دینا مقصود ہے۔ نہ کہ دکھ دینا ؛۔

اللہ تعالےٰ کا مقصد

یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہونچ جائے۔ جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہ عید در اصل اس بات کی یاد ہے کہ ہمیں

لغو قربانیوں سے پرہیز

کرنے کے ساتھ مفید قربانی سے کبھی بھی پہلو تہی نہ کرنی چاہیئے۔ ایک طرف یہ ہمیں سبق دیتی ہے۔ کہ ہر ذرہ جو ضائع ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی ناراضی کا موجب ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بتاتی ہے۔ کہ اگر کسی مقصد کے لئے تمہیں اپنی قیمتی جان بھی دینی پڑے۔ تو بلا تامل دے دو گویا ایک طرف یہ عید ہمیں اپنے ذرہ ذرہ کو بچانے کا سبق دیتی ہے اور دوسری طرف

بڑی سے بڑی چیز کی قربانی

سکھاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اجتہادی غلطی کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ یہ ایک ایسی قربانی تھی۔ جو محض بے فائدہ تھی۔ اور جس سے کوئی مقصد پورا نہیں ہوتا تھا۔ اس سے نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات کو کوئی فائدہ تھا۔ اور نہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذات کو اور نہ ہی دنیا کو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس سے روک دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ قربانی ہماری خوشی کا موجب نہیں۔ مانا تم رویا کے پورا کرنے والے ہو۔ لیکن یہ تخیل ہمارے حکم کے مطابق نہیں۔ گویا بتایا۔ کہ

لغو قربانی آج سے مٹائی جاتی ہے۔

اس کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک اور قربانی قائم کی۔ اور وہ اس رویاء کی تعبیر تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لخت جگر۔ اور اس کی والدہ کو ایک بے آب وگیاہ صحرا میں چھوڑ آئے۔ اور اس غرض سے چھوڑ آئے۔ کہ

خدا تعالےٰ کا گھر آباد ہو۔

اور لوگ اس کا ذکر کریں۔ تلوار سے اگر وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح کر دیتے۔ تو یہ اتنی بڑی قربانی نہ تھی۔ اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرتے وقت اتنا تو لحاظ کرتے۔ کہ

تیز چھری سے

یہ کام کرتے۔ اور یہ کام ایک منٹ میں ہو جاتا۔ لیکن اسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آنا جہاں سو سو میل تک کھانا پانی نہ مل سکتا ہو جہاں حد نظر تک نہ کوئی قافلہ ہو۔ اور نہ آبادی۔ گویا اسے ایسی

موت میں مبتلا

کرنا تھا۔ جو چھری سے ذبح کر دینے کے مقابلہ میں بہت زیادہ تکلیف دہ تھی۔ جس کے ساتھ بھوک اور پیاس بھی وابستہ تھی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس قربانی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہیں روکا۔ وہی خدا جس نے تیز چھری سے ذبح کرنے کے وقت کہا تھا۔ یہ لغو فضول ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اس سے

زیادہ خطرناک قربانی

کرتے ہوئے دیکھ کر نہ صرف یہ کہ منع نہیں کرتا۔ بلکہ فرماتا ہے منشاء یہی ہے۔ وہ رحیم و کریم و شفیق ہستی جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری

چلانے سے روک دیا تھا۔ اسے جنگل میں چھوڑنے سے نہ روکا۔ بلکہ خود اس کا حکم دیا۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ چھری سے ذبح کر دینے کے کوئی معنے نہ تھے اور اس کا کوئی فائدہ نہ تھا لیکن غیر ذی زرع جنگل میں چھوڑ آنے کے معنے تھے

خدا تعالےٰ کی عبادت کو قائم کرنا

مقصود تھا۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھری سے ذبح کر دیتے۔ تو اس کا کیا فائدہ تھا۔ زیادہ سے زیادہ ایمان دار لوگ لے لے کر یہ حکایت بیان کرتے۔ اور جو کمزور ایمان والے ہوتے۔ وہ زیادہ اس نقطہ نگاہ سے اسے دیکھتے جیسے فری تھنکر سوسائٹی کے بانی نے

فرانس کا ایک لڑکا

جو بعد میں

دہریت کا بانی

ہوا وہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ دس بارہ سال کی عمر میں وہ اپنے باپ کے ساتھ پہلی دفعہ گرجا میں گیا وہ کہتا ہے خوش قسمتی سے لیکن ہم تو اسے بدقسمتی ہی کہیں گے پادری صاحب نے اس وقت اسحاق کی قربانی پر وعظ کیا۔ (عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت اسحاق عم کی قربانی کی گئی تھی۔ نہ کہ حضرت اسماعیل عم کی) اور بتایا کہ حضرت ابراہیم نے خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر دیا۔ جوں جوں پادری صاحب یہ بیان کرتے مجھے خیال ہوتا۔ کہ میں بھی اپنے باپ کا

اکلوتا بیٹا

ہوں۔ اگر میرا باپ بھی مجھے ذبح کر کے خدا کو خوش کرنا چاہے تو کیا ہو۔ اس خیال کا مجھ پر اس قدر غلبہ ہوا۔ کہ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میرا باپ مجھے ضرور ذبح کر ڈالے گا۔ جونہی وعظ ختم ہوا۔ میں دوسرے دروازہ سے بھاگ گیا اور سمندر کے کنارے پہنچا۔ امریکہ کو ایک جہاز جا رہا تھا۔ اس میں سوار ہو گیا۔ ماں باپ کے لئے میرے دل میں کوئی محبت نہ رہی اور میں نے خیال کیا۔ کہ یہ ظالم ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی مجھے خدا سے بھی نفرت ہو گئی اور میں نے دوسروں کو بھی اپنا ہم خیال بنانا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ

دہریوں کی ایک بڑی جماعت

بن گئی۔ یہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں اخبار اور رسالے شائع کر رہے ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا

خدا کا انکار

کر دے۔ تو ممکن تھا۔ کہ اگر حضرت ابراہیم عم حضرت اسماعیل عم کو ذبح کر دیتے۔ تو اور بھی کئی لوگ کہ اٹھتے کہ ہم ایسی ظالمانہ تعلیم اور ایسے خدا کو نہیں مانتے۔ لیکن جس قربانی کا خدا نے حکم دیا۔ وہ کتنی زبردست ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج تک

خدا تعالیٰ کی عبادت

اس گھر سے وابستہ ہے جس کا قیام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ مکہ کی آبادی اور اس بات کا علم کہ

اللہ تعالیٰ کی توحید کا مرکز

اور سرچشمہ مکہ ہے یہ تمام باتیں حضرت اسمٰعیل عم کی قربانی سے ہی وابستہ ہیں پس یہ عید کا دن ہمیں دو سبق دیتا ہے ایک عدم قربانی کا اور دوسرا قربانی کا۔ ایک تو یہ کہ کوئی ایسی قربانی نہ کرو جس کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ جب نتیجہ نکلنے والا ہو۔ تو

عزیز سے عزیز چیز کی قربانی

سے بھی دریغ نہ کرو۔ اس زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ جان کی قربانی اگرچہ اعلیٰ درجے کی قربانی سمجھی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس سے روک دیا۔ اور دوسری طرف

اموال اور اوقات کی قربانی

کا حکم دیا اور فرمایا۔ جو اس سے پیچھے ہٹتا ہے وہ راندہ درگاہ الٰہی ہے اور یہ بھی اسی عید کی تشریح ہے کہ جو قربانی لغو اور بے نتیجہ ہے اس سے بچو اور مفید کو اختیار کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ کرو۔

پس مومن کو ہمیشہ یہ امر مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی کام ایسا نہ کرے۔ جس سے اسے یا دنیا کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ اور جس سے کوئی فائدہ ہو۔ اس سے ہرگز ہرگز دریغ نہ کرے۔ یہی

وہ روح

ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

سنڈا اور سنڈا ایک تعلیم یافتہ نوجوان مجوسانیاں متصل قادیان کے رہنے والے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔ کہ ایک جلسہ گاہ ہے۔ جس میں حضرت مرزا صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ میری نسبت کسی کو معلوم نہیں۔ کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ اس وقت مجھے آواز دی گئی۔ جب میں سٹیج پر پہونچا۔ تو مجھ سے دریافت کیا گیا۔ کیا تم نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ میں نے کہا نہیں کہا گیا۔ اس پر سنڈا (بھینسا) چھوڑ دو۔ اس وقت سے میں نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔ اور آج حاضر ہوا ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ مدت سے ایک بات مجھے کھٹکتی تھی۔ جو آج ان کے ایک لفظ سے حل ہو گئی۔ خواب میں اگر بھینسا دیکھا جائے۔ تو اس سے مراد سخت قسم کی طاعون ہوتی ہے۔ انہوں نے پنجابی میں گفتگو کرتے ہوئے بھینسے کے لئے سنڈا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور طاعون کی گلٹی کو بھی سنڈا کہتے ہیں۔ اس نسبت سے بھینسے سے مراد طاعون ہوتی ہے

اس کے بعد حضور نے ان صاحب کی بیعت لی۔

حصہ وصیت کی ادائیگی ایک صاحب نے سوال کیا۔ اگر ایک شخص جس نے آمدنی کے متعلق وصیت کی ہوئی ہو۔ اپنی آمدنی سے ماہوار حصہ ادا کرتا رہے۔ اور باقی رقم میں سے کوئی جائداد بنا لے۔ تو کیا اس جائداد میں سے بھی حصہ وصیت ادا کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ ہاں ادا کرنا چاہیئے۔ وصیت اصل میں وفات کے بعد جو کچھ ہو۔ اس میں سے ادا ہونی چاہیئے۔

سائل۔ اس طرح دو دفعہ حصہ وصیت ادا کرنا پڑا۔ ایک دفعہ ماہوار آمدنی میں سے۔ پھر دوسری دفعہ اسی آمدنی سے جس میں سے حصہ وصیت ادا ہو چکا۔ جو جائداد بنائی گئی۔ اس میں سے

فرمایا۔ انسان آمدنی سے روپیہ بچا کر جو جائداد بناتا ہے۔ اگر جائداد کی بجائے کسی اور کام پر روپیہ لگا دے۔ تو اس طرح جو آمدنی ہوگی۔ اس سے حصہ وصیت ادا کریگا۔ پھر جب وہ جائداد پر روپیہ خرچ کرتا ہے۔ تو اس میں سے حصہ کیوں نہ دے۔ یہ تو جائداد ہے۔ جو پیدا کی گئی۔ اگر کسی شخص کے پاس دس گھماؤں زمین ہو۔ اور وہ ایک گھماؤں وصیت میں دینے کے بعد باقی زمین کی آمدنی سے کچھ روپیہ جمع کرتا ہے۔ جو اس کی وفات کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ تو اس سے بھی حصہ وصیت ادا ہونا چاہیئے۔

ایسٹ اینڈ ویسٹ کارپوریشن ایسٹ اینڈ ویسٹ کارپوریشن کے متعلق فرمایا کہ مسلمانوں کی تجارتی کمپنی ہے۔ ہم تو بہر صورت اس کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ لیکن اس کے اخراجات وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے بعض دوستوں کو جنہوں نے مشورہ طلب کیا تھا۔ اس میں حصہ خریدنے کی ترغیب نہیں دی۔ تجارتی امور میں احباب کو بہت احتیاط چاہیئے۔ اور خوب دیکھ بھال کر لینی چاہیئے۔

نائب محمد ایک صاحب جن کا نام نائب محمد تھا۔ اور ضلع شاہپور کے رہنے والے تھے۔ بیعت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام سن کر فرمایا۔

عجیب بات ہے۔ لوگ خود تو اس قسم کے نام رکھتے چلے آتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے لئے جائز نہیں سمجھتے۔ کہ وہ کسی کو یہ خطاب دے۔ مسلمانوں میں اس قسم کے نام پائے جاتے ہیں۔ محمد رسول اللہ۔ نبی اللہ وغیرہ۔ ایسے نام خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت اس لئے رکھے جاتے تھے۔ کہ جب مسیح موعود آئے اور خدا تعالیٰ اسے نبی قرار دے۔ تو لوگ اعتراض نہ کریں۔ پنجاب کے وہ اضلاع جن میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ ان میں بہت اچھے اور بامعنی نام رکھے جاتے ہیں۔ اور جو اضلاع سکھوں کے زیر اثر ہیں۔ ان میں گھسیٹا وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں۔ پٹھانوں میں بھی لغو نام نہیں ہوتے۔ بنگال میں بھی اچھے

نظارتوں کے اعلانات

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل بقایا

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم بقایا	کیفیت
۱	بیت المال	223007-2-2	
۲	طبع و اشاعت	1367-13-6	
۳	بورڈران ہائی	596-0-0	
۴	" احمدیہ	419-10-6	
۵	مقبرہ بہشتی	143344-15-0	
۶	قرضہ	17158-0-0	
۷	پراویڈنٹ فنڈ	5100-3-3	
۸	بک ڈپو	153-9-3	
۹	ترقی اسلام	92-8-3	

میزان = 391239-13-11

تفصیل فاضلہ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم فاضلہ	کیفیت
۱	بقایا و پیشگی	28697-10-5	
۲	جائداد	5353-8-9	
۳	ایجنسی	4850-0-0	
۴	تعمیر	3763-4-0	
۵	ناظر اعلیٰ	14986-0-6	
۶	قضاء	144-5-0	
۷	افتاء	18-0-0	
۸	پرائیویٹ سیکرٹری	12186-4-0	
۹	محاسب	12198-13-6	
۱۰	نور ہسپتال	4187-6-9	
۱۱	دعوت و تبلیغ	111913-7-3	
۱۲	ہائی سکول	25914-14-9	
۱۳	صدقات	12884-10-8	
۱۴	گرلز سکول	7964-8-3	
۱۵	مدرسہ احمدیہ	23569-14-3	
۱۶	جامعہ احمدیہ	15416-10-0	
۱۷	منارۃ المسیح	70-0-0	
۱۸	احمدیہ ہوسٹل	6028-10-6	
۱۹	امور عامہ	13954-10-3	
۲۰	ضیافت	37642-5-10	
۲۱	تعلیم و تربیت	11283-11-0	
۲۲	تالیف و تصنیف	13857-11-6	
۲۳	امور خارجیہ	6677-9-6	
۲۴	خلافت	15561-9-0	
۲۵	تجارت	2114-4-3	

میزان 391239-13-11

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

گوشوارہ بقایا و فاضلہ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء

تفصیل بقایا

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم بقایا	کیفیت
۱	بیت المال	229470-14-8	
۲	طبع و اشاعت	2163-14-3	
۳	بورڈران احمدیہ	780-10-0	
۴	مقبرہ بہشتی	149446-4-9	
۵	قرضہ	17158-0-0	
۶	پراویڈنٹ فنڈ	6518-10-3	
۷	ترقی اسلام	92-8-3	
۸	بک ڈپو	124-9-3	

میزان 405755-7-5

تفصیل فاضلہ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم فاضلہ	کیفیت
۱	بقایا و پیشگی	28561-11-6	
۲	جائداد	5957-2-6	
۳	ایجنسی	4850-0-0	
۴	تعمیر	3905-6-0	
۵	بورڈران ہائی	26-6-9	
۶	ناظر اعلیٰ	15640-10-3	
۷	قضاء	144-5-0	
۸	افتاء	18-0-0	
۹	پرائیویٹ سیکرٹری	12587-15-3	
۱۰	محاسب	12666-4-9	
۱۱	نور ہسپتال	4532-3-3	
۱۲	دعوت و تبلیغ	11649-5-5	
۱۳	ہائی سکول	25361-9-9	
۱۴	صدقات	13603-0-8	
۱۵	گرلز سکول	8001-12-6	
۱۶	مدرسہ احمدیہ	24579-7-9	
۱۷	جامعہ احمدیہ	15999-15-3	
۱۸	منارۃ المسیح	70-0-0	
۱۹	احمدیہ ہوسٹل	6215-10-0	
۲۰	امور عامہ	15426-12-3	
۲۱	ضیافت	39699-2-7	
۲۲	تعلیم و تربیت	12044-5-6	
۲۳	تالیف و تصنیف	14465-10-0	
۲۴	امور خارجیہ	6788-13-3	
۲۵	خلافت	16011-9-0	
۲۶	تجارت	2114-4-3	

میزان 405755-7-5

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

کتاب تحفہ گولڑویہ کے متعلق اعلان

مجھے بعض دوستوں کی طرف سے شکایت پہنچی ہے کہ بکڈپو میں کتاب تحفہ گولڑویہ نہیں ہے۔ چونکہ یہ کتاب اس سال کے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھی گئی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کیا کیا جائے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مینیجر صاحب بک ڈپو وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کے پاس کم از کم دو سو درخواستیں اس کتاب کی خریداری کے لئے پہنچ جائیں۔ تو وہ اسے چھپوانے کا انتظام کر سکتے ہیں ؛

یہ کتاب نایاب ہے۔ اور بہت عرصہ سے نہیں چھپی۔ لہٰذا جو دوست اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ جلد از جلد مینیجر صاحب بک ڈپو کو اپنے نام بھجوا دیں۔ تاکہ وہ کتاب کے چھپوانے کا انتظام کر سکیں ؛

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

297

گلینسی کمیشن کی سفارشات

مذہبی آزادی ۔ تعلیمی ترقی ۔ اراضی کے حقوق مالکانہ ۔ ملازمتوں کے قواعد

مہاراجہ کشمیر نے گذشتہ نومبر میں حالات کی تحقیقات کے لئے گلینسی کمیشن مقرر کیا تھا۔ کمیشن کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ غیر سرکاری ارکان چودھری غلام عباس مسٹر اشائی۔ اور پنڈت پریم ناتھ بزاز نے بعض مسائل کے متعلق اختلافی نوٹ بھی لکھے ہیں۔ رپورٹ مختلف ابواب میں منقسم ہے۔ ضروری حصص کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قانون وراثت

نومسلم کو محروم وراثت کر دینے والے قانون کے متعلق گلینسی کمیشن نے ہندو شاستروں اور شریعت اسلامی کے نقاط نظر کا مقابلہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسلامی سلطنتوں میں بھی تبدیل مذہب کرنے والے مسلمان کو محروم الارث کر دیا جاتا ہے۔ اور خود ہندوستان کی اسلامی ریاستوں میں بھی (سوائے ایک ریاست کے) برطانوی ہند کے اصول پر قانون وراثت نافذ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانان جموں و کشمیر کو یہ حقیقتہً شکایت نہیں ہے۔ کہ ریاست میں جو قانون تبدیل مذہب کے نتائج کے متعلق نافذ ہے وہ ہندو دہرم اور اسلام کے مذہبی قوانین پر مبنی ہے۔

محکمہ تعلیم

محکمہ تعلیم پر بحث کرتے ہوئے کمیشن نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ تعلیم میں مسلمانوں کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل امور پر خاص طور سے توجہ کی جائے۔

(۱)۔ پرائمری مدارس کی تعداد میں اضافہ

(۲)۔ مسلمان استادوں اور ملاؤں کی تعداد میں اضافہ

(۳)۔ مسلم اور دیگر وظائف کی مقدار میں مساوات

(۴)۔ ایک خاص مسلمان انسپکٹر کا تقرر۔

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ریاست کوشش کرتی رہی ہے چنانچہ مسٹر شارپ کے زمانہ میں جموں اور ریاست کشمیر کے سالانہ تعلیمی اخراجات چھ لاکھ چورانوے ہزار نو سو چالیس کی بجائے اٹھارہ لاکھ چھبیس ہزار چار سو نواسی روپیہ ہو گئے

نظم و نسق ریاست

ریاست کی ملازمتوں کا ذکر کرتے ہوئے کمیشن لکھتا ہے کہ اس حقیقت سے انکار کی گنجائش نہیں کہ کشمیر کی آبادی میں مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود ملازمتوں میں ان کی نمایندگی بہت ہی افسوسناک ہے۔ بعض دوسری اقلیتوں کا بھی یہی حال ہے۔ ملازمتوں میں مسلمانوں کی موجودہ نمایندگی کا حوالہ دیتے ہوئے کمیشن نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ مندرجہ بالا اعداد شمار کی توجیہ میں اکثر یہی کہا گیا ہے۔ کہ ضروری اوصاف سے متصف مسلمانوں کی کمی ہے۔ اور پڑھے لکھے مسلمان نایاب ہیں۔ اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کسی حد تک یہ چیز بھی مزاحم ہو رہی ہے۔ لیکن مسلم قوم کا مندرجہ ذیل استدلال انتہائی توجہ کا مستحق ہے۔ قابل توجہ امور یہ ہیں

(۱)۔ تعلیمی سہولتوں میں مشکلات کے باوجود یہ واقعہ ہے کہ ضروری اوصاف سے متصف کثیر التعداد مسلمان ملتے رہے ہیں۔ کمیشن کو ایک فہرست دی گئی ہے۔ جو صوبہ کشمیر کے بارہ ہزار بیکا ڈیٹرکولیٹوں) اور ایک سو تیس گریجوایٹوں پر مشتمل ہے

(۲) وہ واقعات بتلائے جا سکتے ہیں۔ جن میں ہندوؤں کو ترجیح دی گئی ہے۔ مثلاً وزیر پبلک ورکس اور گورنمنٹ پریس کے دفاتر میں جہاں (نان کوالی فائڈ) ملازمت کے لئے ضروری تعلیم سے بے بہرہ غیر مسلموں کو گزشتہ چند سالوں کے دوران میں ملازم رکھا گیا ہے۔

(۳) بفرض محال اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ کہ خاص تعلیم کے مسلمان امیدوار نایاب ہیں۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ادنیٰ اسامیوں میں یہ حیرت انگیز تفاوت کیوں موجود ہے۔ عرف نگرانی اشیائے خوردنی کا ایک ایسا محکمہ ہے۔ جس کی ادنیٰ اسامیوں پر زیادہ تر مسلمان قابض ہیں۔ یہ دلائل بڑے وقیع ہیں اور ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کو اس بات پر اعتراض ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے افسروں نے ان کو ملازمت سے محروم رکھنے کے لئے عمداً کوشش کی ہے۔ اور ریاست کی خالی اسامیوں کے متعلق مسلمانوں کو جان بوجھ کر بے خبر رکھا ہے۔ تاکہ ان اسامیوں پر بھی ہندو قابض ہو جائیں

تخفیف کے طریقے

ریاست کی ملازمتوں میں بلا امتیاز عقائد تمام اقوام کو مناسب مواقع دینے کے لئے مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں

(۱)، کم سے کم تعلیم کی اسامیوں کے لئے غیر ضروری طور پر تعلیم کا بہت بڑا معیار مقرر نہ کیا جائے۔

(۲)، تمام اسامیوں کے لئے باقاعدہ اشتہارات دیئے جائیں اور ان وظائف کے متعلق بھی ایسا ہی طرز عمل اختیار کیا جائے جو سرکاری ملازمتوں کے حصول کا ذریعہ تصور کئے جاتے ہوں۔

(۳)، اسامیاں پر کرنے کے لئے ایک خاص سسٹم اختیار کیا جائے اور اس کی نگرانی کے لئے ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو کسی خاص قوم کے مفاد کو نظر انداز نہ ہونے دے۔

ملازمت کے لئے ضروری اوصاف

مندرجہ صدر۔ (۱) کے متعلق کمیشن کی یہ تجویز ہے کہ ریاست کے بالائی شعبوں کی ملازمتوں کے لئے تعلیمی معیار حسب ذیل ہو۔ *

سیکرٹریٹ:۔ کلرک۔ محرر اور ورنیکلر کلرک۔ مڈل پاس ہوں باقی کلرک میٹرک پاس اور نائب سکرٹریوں اور بالائی مناصب کے لئے گریجویٹ۔

مال:۔ پٹواری صرف لکھا پڑھا ہو۔ گرداور مڈل پاس۔ نائب تحصیلدار میٹرک پاس۔ تحصیلداری اور بالائی عہدوں پر گریجویٹ

جنگی:۔ نائب محال دار اور محال دار مڈل پاس۔ نائب انسپکٹر میٹرک پاس۔ ڈپٹی انسپکٹر اور بالائی عہدوں پر گریجویٹ

جنگلات:۔ فارسٹ گارڈ میں کسی خاص تعلیم کی ضرورت نہیں۔ فارسٹرز مڈل پاس رینجرز میٹرک پاس۔ نائب کنسر ویٹر اور بالائی عہدوں پر گریجویٹ۔

جوڈیشل:۔ منصف اور اس سے بالائی عہدوں پر گریجویٹ

تعلیم:۔ پرائمری مدارس کے اساتذہ مڈل پاس۔ نائب انسپکٹر انسپکٹر۔ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹر۔ پروفیسر اور ڈیمانسٹریٹر کے لئے گریجویٹ اور خاص تدریسی اوصاف کی ضرورت ہے۔ دیگر تعلیمی اسامیوں کے لئے محکمہ کا حاکم اعلیٰ یا کوئی اور افسر معیار تعلیم مقرر کریگا۔ *

میڈیکل:۔ کمپاؤنڈر اور ٹیکہ لگانے والے مڈل پاس

ریشم کے کیڑوں کی تربیت کا محکمہ:۔ جونیئر اسسٹنٹ میٹرک پاس۔ سینیئر اسسٹنٹ اور بالائی عہدوں پر گریجویٹ۔

امداد باہمی:۔ سب انسپکٹر اور انسپکٹر میٹرک پاس۔ اسسٹنٹ رجسٹرار اور بالائی عہدوں پر گریجویٹ۔

شکار اور رکھ:۔ چوکیداروں کے لئے کوئی معیار مقرر نہیں ڈپٹی جمعدار اور جمعدار مڈل پاس۔

ریاست کی ملازمتوں کے لئے ٹیکنیکل اوصاف کا سوال محکموں کے مطالبات پر منحصر ہوگا۔ *

اسامیوں اور وظائف کے اشتہار کے لئے کمیشن کی یہ رائے ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ اشاعت کا بندوبست لازمی ہے۔ صرف گزٹ کا اعلان کافی نہیں۔ ان مقامات پر جہاں سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص کی بہت زیادہ آمد و رفت ہو۔ وہاں اس قسم کے اشتہار لگائے جائیں۔ جو اسامیوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات پر مبنی ہوں جو وظائف ملازمت کے حصول کا ذریعہ ہوں۔ انہیں بھی گزٹ میں شایع کیا جائے۔ اور گورنمنٹ ہائی سکولوں کالجوں اور ان جماعتوں کو بھی اطلاع دی جائے۔ جو ریاست کی امداد سے مدارس چلا رہی ہیں

اسامیوں کو پر کرنے کے طریق کے متعلق کمیشن نے کہا کہ ادنیٰ ملازمتوں کے سوا باقی اسامیاں ایک سلیکشن بورڈ کے ذریعہ سے پر کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ طریق کار بھی ترمیم طلب ہے کمیشن نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ اسامیاں پر کرنے کے اختیارات محکموں کے حکام اعلیٰ کے سپرد کر دیئے جائیں۔ بشرطیکہ ان اختیارات کے غلط استعمال کے امکان کا کافی بندوبست کر لیا جائے تمام محکموں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ متذکرہ صدر کم سے کم معیار تعلیم کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس سٹینڈرڈ کی ضرورت ہے۔ اور جب تعلیم یافتہ امیدوار مل سکتے ہوں۔ تو ہر قوم کے جائز تناسب کا خیال رکھا جائے۔ ملازمتوں کے پر کرنے والے افسروں کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ

(۹) وہ ہر چھ ماہ کے بعد ایک نقشہ تیار کریں۔ جس میں تمام پر شدہ اسامیوں کے علاوہ ضروری اوصاف سے متصف امیدواروں کی فہرست بھی موجود ہو۔ اور ایک اس قسم کا نقشہ ہو۔ جس سے یہ تصدیق ہو سکے۔ کہ اشتہار کے متعلق تمام ہدایات پر عمل کیا گیا ہے۔

(ب) ایک ایسا نقشہ ہو جس میں محکمہ متعلقہ کی فرقہ وار فہرست موجود ہو۔ اور یہ اس عرصہ کی کارروائی پر حاوی ہو جس کے لئے نقشہ زیر بحث مطلوب ہے۔

اور ان محکمہ جات میں جہاں کسی خاص فرقہ کے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔ تو ان محکموں کے حکام اعلیٰ سے اسامیاں پر کرنے کے اختیارات چھین لئے جائیں۔ اور آیندہ کے لئے تقرر کے تمام اختیارات وزراء کے حوالے کر دیئے جائیں۔ گزیٹڈ اسامیوں اور ان جگہوں کے لئے جن کی تنخواہ ایک سو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور انہیں خاص اختیارات حاصل ہیں۔ ان کے انتخاب کے متعلق اس تجویز پر عمل کیا جائے۔ کہ وزیر انچارج درخواستوں کو اپنی سفارشات اور محکمہ زیر بحث کی فرقہ وار تفصیلات کے ساتھ سٹیٹ کونسل میں پیش کر دے۔ آخری انتخاب کونسل کے ہاتھ میں ہوگا فرقہ وار مسائل کے علاوہ عام حسن کارکردگی کا خیال رکھتے ہوئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقامی اسامیاں متعلقہ اضلاع کے امیدواروں کے ذریعہ سے پر کی جائیں لیکن عظیم اکثریت کی آبادی کا خیال رکھا جائے۔ بشرطیکہ قابل اور موزوں امیدوار

غیر ریاستی ملازم

ہز ہائی نس کی حکومت کی اس پالیسی پر عمل کیا جائے۔ کہ ریاست کی اسامیوں پر ریاستی باشندوں کا تقرر ہو۔ اور بعض شعبوں میں جہاں ریاستی باشندوں کی کمی ہے اس کو پورا کیا جائے۔ ان معاملات پر بحث کرتے ہوئے کمیشن لکھتا ہے۔ کہ مندرجہ صدر تجویز سے یہ مقصود ہے۔ کہ ہر قوم کو مناسب نمائندگی کے پورے مواقع حاصل ہوں۔ ریاست کے تمام نظام کو یکایک تہ و بالا کرنا ناممکن ہے۔ اور نہ یہ قابل عمل ہے۔ کہ ریاست کی ملازمتوں میں ہر فرقہ کا تناسب مقرر کر دیا جائے یہ کہا گیا ہے کہ آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۸۰ فیصدی ہو۔ لہذا ملازمتوں میں بھی اتنا ہی تناسب ہونا چاہیے اب یہ مسلمانوں کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر جو انہیں پیش کئے جائیں۔ اپنی تعداد میں اضافہ کر لیں

مزید سفارشات

کمیشن کی اور اہم سفارشات یہ ہیں:-

(۱) مالکانہ (مالک کی طرف سے جو واجب الادا رقوم) جو ریاست کو دیا جاتا ہے۔ معاف کر دیا جائے۔

کمیشن نے یہ تجویز بھی کی ہے۔ کہ یہ وقت اس کام کے لئے بڑا موزوں ہے۔ کہ ان تمام زمینوں کے مالکانہ حقوق لوگوں کو دیدیئے جائیں۔ جو اس وقت ریاست کے قبضہ میں ہیں۔ اور جن میں لوگوں کو صرف حقوق زراعت حاصل ہیں۔

(۲) کاہچرائی خاص خاص علاقوں میں بالکل منسوخ کر دی جائے اور اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ ریاست کے دوسرے حصص میں اس کی وصولی کوئی ناقابل برداشت بوجھ تو نہیں

(۳) نو توڑ (اس زمین کا بقایا لگان جس میں زراعت ابھی شروع کی گئی ہے) کا بقایا جو میرپور تحصیل میں ابھی وصول نہیں ہوا۔ بالکل معاف کر دیا جائے۔

(۴) اس امر کی خاص احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ دیگر جماعتوں کو مراعات دینے سے زمینداروں کے حقوق کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ رسم رواج ملک (ہز ہائی نس کی تاج پوشی) کی رعایت صرف زمینداروں کے لئے محفوظ ہونی چاہیئے۔

(۵) ہر قسم کے زبردستی کے خاتمہ کے لئے ہر ممکن کوشش نہایت ضروری ہے۔ بعض شعبوں میں اختیارات کی تقسیم نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ وزراء اور محکموں کے حکام اعلیٰ کو اپنے ماتحتوں کی کافی نگہداشت کا موقع مل سکے۔

(۶) کار سرکار (ریاستی مقاصد کے لئے مزدوری کا مطالبہ) کے لئے مہاراجہ صاحب کے احکام کی پورے طور پر پابندی کی جائے۔ اور ہر قسم کی مزدوری کے لئے مناسب معاوضہ دیا جائے

(۷) صنعت کی ترقی پر ریاست کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے پھلوں کی زراعت اور قالین و ریشم بافی میں کافی ترقی کا امکان ہے۔ صنعتی ترقی بحالات موجودہ نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ بیکاری کو

مسلمانانِ جموں کے محبوب ترین رہنماؤں سے ناروا سلوک

موثق ذرایع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانان جموں کے ہر دلعزیز اور محبوب ترین رہنماؤں سردار گوہر رحمان خان اسیر کٹھوعہ جیل اور مولانا ساغر اسیر ریاسی کے ساتھ جیل میں بے حد نامناسب سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ایک تو موسم گرمی کا ہے۔ دوسرے کٹھوعہ اور ریاسی کی گرمی آتش دوزخ سے کسی صورت میں کم نہیں ہوتی۔ ۸ آٹھ آٹھ فٹ کے طول و عرض کے کمروں میں انہیں محبوس کیا گیا ہے۔ دروازوں کے پٹ لکڑی کے ہیں۔ رات کو دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ بیت الخلا بے حد گندے رہتے ہیں کیڑوں کا وہ اژدہام ہے۔ کہ پاؤں رکھنا محال ہے۔ کہنے کو تو ہر دو اصحاب کو اے کلاس دی گئی ہے لیکن نہانے کے لئے پانی تک نہیں ملتا۔ کھانے کا قطعاً کوئی معقول انتظام نہیں۔ بلکہ سردار گوہر رحمان خان کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ انہیں متعدد بار فاقہ کرنا پڑا۔

مزید تشدد کے لئے چند اخلاقی قیدیوں کو جو آتشک وغیرہ کے مریض ہیں۔ ان کے کمروں کے ملحق کوٹھڑیوں میں رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کی توجہ بار بار ان شکایات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ لیکن کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ مسلمانانِ جموں اپنے محبوب رہنماؤں کے ساتھ اس ناروا سلوک کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر اور مسٹر کالون پرائم منسٹر سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ ان کی تکالیف دور کرنے کی غرض سے مناسب احکام صادر فرمائے جائیں۔ اور انہیں کسی اور جیل میں منتقل کئے جانے کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ (نامہ نگار)

مسلم سیاسی اسیران کی رہائی کا پرزور مطالبہ

سرینگر ۱۹ اپریل۔ عیدگاہ میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا حاضرین کی تعداد ساٹھ ہزار سے زائد تھی۔ لوگوں نے یک زبان ہو کر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے پرزور احتجاج کیا۔ اور ظاہر کیا کہ اس وقت تک کشمیر میں اصلی معنوں میں کبھی اطمینان اور امن نہ ہوگا جب تک ہمارے محبوب لیڈر اور عزیز ترین سیاسی قیدی رہا نہ ہوں۔ اور کشمیر سے تمام ظلم و تشدد دور نہ کیا جائے۔ حکام بالا کو دانستہ بے خبر رکھا جاتا ہے کہ ہم کس مصیبت کے دور سے گزر رہے ہیں۔ یہ ہماری عید نہیں۔ بلکہ ایک ماتم ہے۔ اخیر پر حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔ مسلمانان سرینگر کا عظیم الشان اجتماع وزیر اعظم کشمیر کی تشریف آوری پر مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ حضور بحیثیت ایک غیر جانبدار وزیر ہونے کے ہماری تمام تکالیف کا ازالہ کریں گے۔ اور سیاسی قیدیوں کو آزاد کر دیں گے۔

(نامہ نگار)

قادیان کی نئی آبادی کے اندر قطعات اراضی کی قیمتوں میں ۲۰ فیصدی رعایت یکم جون ۱۹۳۲ء تک

یہ پرائیویٹ قطعات محلہ دارالعلوم قادیان میں گرلز ہائی سکول وکالج کی عمارت کے اور نیز تعلیم الاسلام ہائی سکول و جامعہ احمدیہ کے قریب محلہ دارالرحمت کے سامنے واقع ہیں۔

قطعات برلب سڑک کلاں میں سے ہر ایک قطعہ کے ایک طرف ۵۰ فٹ کی سڑک بھی ہے۔ اور قطعات اندرون محلہ ہیں۔ ہر ایک قطعہ کے ایک طرف ۱۵ فٹ کی سڑک اور ایک طرف ۱۰ فٹ کی گلی ہے اصل شرح بڑی سڑک پر ۲۵ فی مرلہ (یا پانچسو روپیہ فی کنال ہے) اور اندرون محلہ ۲۰ فی مرلہ۔ اور یکم جون ۱۹۳۲ء تک رعایتی شرح علی الترتیب ۲۰ روپیہ اور ۱۶ فی مرلہ ہے۔ ایک سال کے اندر کل قیمت کی ادائیگی کی شرط پر اصل شرح پر بالاقساط بھی قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔

ان قطعات کے علاوہ اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے ہر ایک محلہ میں بہت اچھے اچھے مواقع پر بعض پرائیویٹ قطعات قابل فروخت ہیں جن میں سے بعض شہر کے بالکل قریب ہیں۔ بعض جلسہ گاہ اور نور ہسپتال کے قریب برلب سڑک کلاں واقع ہیں۔ بعض سٹیشن کے قریب جن کا محل وقوع نقشہ آبادی قادیان سے بہ آسانی معلوم ہو سکتا ہے (جو قادیان کے تاجران کتب سے ۸ کو مل سکتا ہے) اور ریلوے روڈ پر بھی ایک بہت اچھے موقعہ کا قطعہ اس وقت قابل فروخت موجود ہے خواہشمند احباب موقعہ دیکھ کر میری معرفت قیمت کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ۔ جو احباب کسی وجہ سے اپنے خرید کردہ قطعات اراضی فروخت کرنا چاہتے ہوں وہ اس کے متعلق مجھ سے مدد حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل (مولوی فاضل) قادیان

مشین بادام روغن (نیو ماڈل امپرووڈ)

ہماری مشین بادام روغن پائداری۔ خوبصورتی۔ اور کارآمد ہونے میں یکتا و لاجواب ہے۔ ایک دفعہ کی خریدی ہوئی عمر بھر کے لئے کافی ہے علاوہ بادام روغن کے ناریل۔ کدو تربوز۔ ککڑی خشخاش۔ سرسوں۔ السی اور دیگر ہر قسم کے روغن مصفی اور زیادہ مقدار میں نکالے جا سکتے ہیں۔ فریم۔ ہینڈل۔ گنٹر۔ پیچ۔ مضبوط لوہے کا۔ سوراخدار سلنڈر پیتل کا لگایا گیا ہے۔ سوراخ سلنڈر ۱۶۰ عدد۔ قیمت صرف بیس روپے عہ قیمت مشین خورد مع سلنڈر آہنی صرف ۱۲ اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید۔ اینڈ سنز۔ انجنیئرز بٹالہ (پنجاب)

رشتہ مطلوب ہے

ایک سید زادی خاتون تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا برسر روزگار ہو۔ خط و کتابت مزید معلومات کے لئے بنام محمد رمضان اسسٹنٹ انگلش کلرک سمال کاز کورٹ دہلی ہو۔

ایک ہوشیار باورچی

ایک دیانتدار باورچی جو ہندوستانی کھانا پکانے کا ماہر ہے۔ موجود ہے غریب آدمی ہے۔ بے روزگار ہے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان

انیس عالم

علاج ہومیوپیتھک ایک نہایت لطیف علاج ہے اس بے بہا سائنس میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں زہر کو تریاق اسی ہی سائنس نے ثابت کیا۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں۔ اور سالوں کا کام دنوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ جو بیمار کی تکلیف سے بچا نیوالی دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے قیمت ایک ماہ خوراک:۔ بواسیر ۸ دمہ ۸ تپ ۸۔ ذیابیطس ۸ دق ۱۰ سفید داغ ۸ مرض گنٹھیا ۸ جریان ۸ گندہ اراضی فی ہفتہ ایک روپیہ۔ مقویات اور ٹانک فی شیشی ۸ پورا حال لکھیے۔ غریبوں کے لئے خاص رعایت

M. D. H. S. ڈاکٹر محمد حسن احمدی

بیری اکبر پور کان پور

آپ کے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس کیا فرماتے ہیں۔ واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا کو ایسے دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اس کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے۔ تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا۔ اس کے منہ سے سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوا لیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں

کانگریس کی مجلس عاملہ کے متعلق دہلی سے ۲۱ اپریل کی خبر ہے کہ ارکان مجلس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایک غیر معمولی سرکاری اعلان کے ذریعہ مجلس کے دفتر کے استعمال کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

فرقہ وار مسئلہ کے متعلق پارلیمنٹ میں ایک قدامت پسند ممبر نے سوال کیا۔ کہ اس کا اعلان کرنے سے قبل کیا حکومت ... یہ شرط کرے گی۔ کہ یہ فیصلہ تمام جماعتوں کو منظور کرنا پڑیگا۔ وزیر ہند نے جواباً کہا۔ کہ یہ تو وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس قسم کی شرط عائد کی جائیگی یا نہیں۔ لیکن اس فیصلہ کے متعلق مختلف جماعتوں کی منظوری حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائیگا۔

آئرش پارلیمنٹ کے متعلق لندن سے ۲۰ اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر ڈی ویلرا نے حلف وفاداری کی تنسیخ کا بل پیش کر دیا۔ اور اس کی ابتدائی قرات پاس ہو گئی۔ دوسری ۲۷ اپریل کو پیش ہوگی۔

مولانا شوکت علی نے ۲۱ اپریل کو بمبئی میں ایک انگریز خاتون مسز رائٹ سے نکاح کیا ہے۔ مولانا کی عمر ۶۰ سال اور آپ کی ...

مدورا سے ۲۱ اپریل کی اطلاع ہے کہ رات کے وقت کسی نے سنٹرل پولیس سٹیشن پر باہر سے بم پھینکا۔ جس سے فرش اور دیوار کو نقصان پہنچا۔ لیکن کوئی آدمی مجروح نہیں ہوا۔

گورنر پنجاب ۷ مئی کو لنڈی کوتل جانے سے رخصت لے کر انگلستان جا رہے ہیں۔

مسز سروجنی نائیڈو ۲۲ اپریل کی شام کو کانگرس کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے بعزم دہلی بمبئی سے گاڑی میں سوار ہوئیں۔ لیکن صرف دس میل دور ایک سٹیشن پر آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کو نوٹس دیا جا چکا تھا۔ کہ بغیر اجازت بمبئی سے باہر نہ جائیں۔

دہلی کے کئی ایک سر کردہ سوداگران پارچہ کو چیف کمشنر کی طرف سے نوٹس دئے گئے ہیں۔ کہ اگر بغیر اجازت حاصل کئے اپنی دکان بند کی۔ تو آرڈی ننس کے ماتحت سزا دی جائیگی۔

ماسٹر تارا سنگھ صدر سنٹرل سکھ لیگ ۲۲ اپریل کو امرتسر میں گرفتار کر لئے گئے ہیں ان کو نوٹس دیا گیا تھا۔ کہ سیاسی تحریکات میں حصہ نہ لیں۔ اس کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

پشاور سے ۲۳ اپریل کی خبر ہے کہ شاہی فوج کا ایک سر کردہ حوالدار زبیری اور کھجوری کی سڑک پر موٹر میں سفر کر رہا تھا۔ کہ ایک قبائلی نوجوان نے گولی مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ اور پھر اپنے کو خاصہ داروں کے حوالہ کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نشہ کی حالت میں یہ حرکت کی۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کرنل گریفتھ کے صوبہ سرحد کا گورنر مقرر ہونے کی تقریب پر وائسرائے ہند نے صوبہ مذکور کے ۱۳۹ قیدیوں کی رہائی کے احکام صادر کئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ منچوریا میں روس اور جاپان کے درمیان کشیدگی بہت بڑھ رہی ہے چند روز ہوئے ہاربن کے نزدیک جاپان کی ایک فوجی گاڑی کو اڑا دیا گیا تھا۔ جس کی ذمہ داری جاپان روس پر ڈالتا ہے۔ روسی اخبارات میں روسی جاپانی جنگ کے خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں روسی کہتے ہیں۔ کہ جاپانی سفید روسیوں سے مل کر سوویٹ گورنمنٹ کو تباہ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔

۲۰ اپریل کو سرحدی کونسل کا افتتاح کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے ایک تقریر کی۔ جس میں انتخابات کے دوران میں علاقہ چارسدہ میں سرخپوشوں کی شرانگیزی پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا۔ کہ ان لوگوں نے آرڈی ننسوں کی تنسیخ ناممکن بنا دی ہے۔ جب تک یہ حالات جاری رہیں گے۔ میری حکومت بھی غیر معمولی طرز عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوگی۔ ہم آئینی اصلاحات نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایسی خلاف قانون کارروائیوں سے ہرگز متاثر نہ ہوں گے۔ نیز آپ نے قانون جرائم سرحد کے ایک سال کے لئے تعطل کا بھی اعلان کیا۔

ہفتہ وار ہوائی ڈاک کے متعلق حکومت ہند اور ٹاٹا اینڈ سنز کے درمیان یہ معاہدہ ہوا ہے کہ کراچی اور مدراس کے درمیان ڈاک کا بندوبست کیا جائیگا۔ اور یہ سلسلہ کراچی سے یورپ جانے والی ڈاک سے ملحق ہو جائیگا۔

لندن سے ۲۰ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ حکومت عراق نے تیل کے چشموں کا نیا اجارہ برطانیہ کو دیدیا ہے اور فریقین کے دستخط معاہدہ پر ہو گئے ہیں۔ اس کی ایک شرط یہ ہے کہ دریائے دجلہ کا مغربی کنارہ جس کا رقبہ قریباً دو سو مربع میل ہے کمپنی مذکور کے تصرف میں ہوگا۔ یہ اجارہ ۷۵ سال تک نافذ رہیگا۔

سندھ پولیس نے ایک خوفناک سازش کا سراغ لگا کر ملزموں کا عدالت میں چالان کر دیا ہے۔ گرفتار شدگان سے خلاف قانون اسلحہ بھی برآمد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر یہ سازش کامیاب ہو جاتی۔ تو نہایت ہی خوفناک واقعات ظہور پذیر ہوتے۔

۲۱ اپریل کو والئے رامپور کے ہاں لڑکی اور راجہ صاحب سکیت کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔

قاضی میر احمد خاں پبلک پراسیکیوٹر پشاور سرحدی کونسل کے پہلے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

بمبئی سے ۲۱ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت مالویہ بنارس میں نظر بند کر دئے گئے ہیں۔

یہ افواہ مشہور ہوئی تھی۔ کہ ڈنٹری کالج لاہور تخفیف کے باعث بند کر دیا گیا ہے۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اس کی پر زور تردید کی ہے۔

ناگپور کے ایک دولتمند ساہوکار کو کانگرسیوں کو کھانا کھلانے کے الزام میں چھ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

حکومت حجاز نے سرکاری اعلان کے ذریعہ اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ حجاز میں قحط رونما ہے۔ اور وہاں کی حکومت کسی غیر اسلامی سلطنت سے قرض لینے کی کوشش کر رہی ہے۔

جنیوا میں تخفیف اسلحہ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں برطانی نمائندہ سر جان سائمن نے ۲۱ اپریل کو تجویز پیش کی۔ کہ بعض نہایت خوفناک اسلحہ جات کا استعمال ترک کر دیا جائے۔ بعض دیگر ممالک کے نمائندوں نے بھی اس کی تائید کی۔ نمائندہ فرانس نے کہا۔ کہ بعض اسلحہ کو بین الاقوامی ملکیت قرار دیدیا جائے۔ مثلاً توپخانہ اور ہوائی طاقت جمعیتہ الاقوام کے زیر اقتدار ہو۔ جسے وہ جارحانہ کارروائی کرنے والی طاقت کے خلاف استعمال کر سکے۔

پنڈت مالوی کانگرس کی صدارت کے لئے ۲۲ اپریل کو موٹر میں دہلی آ رہے تھے۔ کہ جمنا کے پل پر انہیں نوٹس دیا گیا کہ وہ دہلی میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چونکہ انہوں نے اس کی تعمیل سے انکار کیا۔ اس لئے معہ رفقاء کے گرفتار کر لئے گئے ہندوستان کے مختلف حصص سے جو لوگ کانگرس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے دہلی آ رہے ہیں۔ ان سب کو راستہ میں ہی گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

مسز سروجنی نائیڈو کے مقدمہ کی سماعت ۲۲ اپریل کو ہوئی۔ جو صرف دس منٹ جاری رہی اور ایک سال قید کی سزا کا فیصلہ کر دیا گیا۔

انڈیمان سے ۲۵ قیدی لاہور لائے جا رہے تھے ۲۳ کی صبح کو کرنال کے قریب نرداتہ کے نزدیک جب گاڑی پہنچی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا